رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۰۔ رجب ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۹ر اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۸۵

احرار اور حکومت کے تعلقات

مسجد شہید گنج کے انہدام کے موقعہ پر احرار کی قوم اور ملت سے غداری کے خلاف جوں جوں مسلمانوں میں غم و غصہ بڑھتا گیا۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ زور کے ساتھ ان کے متعلق صدائے احتجاج بلند کرتے گئے۔ احرار کی تائید و حمایت کے متعلق حکومت کا رویہ بھی نمایاں ہوتا گیا۔ چھاپہ خانوں کو احرار کے خلاف لٹریچر چھاپنے کی ممانعت پوسٹروں اور اشتہاروں کی اشاعت کے خلاف پولیس کی جد وجہد احراری لیڈروں کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں پولیس کے پہرے۔ احرار کے متعلق پبلک جلسے منعقد کرنے اور ان میں اظہار خیالات کرنے والوں کو فہمائشیں۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جن سے حکومت کی احرار نوازی کا کھلا کھلا ثبوت ملتا ہے۔ آخر جب اخبار "سیاست" "زمیندار" اور "احسان" کی ضمانتیں ضبط ہوئیں۔ اور نئی ضمانتیں طلب کی گئیں۔ تو اسے بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی قرار دیا گیا۔ اور مسلمانوں نے اپنے جلسوں اور اخباروں میں علی الاعلان کہدیا۔ کہ یہ احرار کے خلاف لکھنے کی وجہ سے نوازش ہوئی ہے:

غیر مسلم پریس چونکہ شروع سے ہی احرار کی حمایت کر رہا ہے۔ اور محض اس لئے کر رہا ہے۔ کہ احرار نے مسلمانوں میں فتنہ و شرارت پھیلانے اور ان کے خلاف چلنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اس لئے مسلمان اخبارات کے گرفت میں آنے پر اسے محض اس لئے خوشی ہوئی۔ کہ احرار کے خلاف ان اخبارات میں مسلمانوں کے جذبات تنفر وحقارت کا جو اظہار کیا جا رہا تھا۔ وہ بند ہو جائے گا۔ چنانچہ اخبار "ویر بھارت" (۵ اکتوبر) لکھتا ہے:۔

"اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان اسلامی اخبارات کے عارضی طور پر بند ہو جانے سے شہید گنج ایجی ٹیشن بہت حد تک دب جائے گی۔ اور اس کے ساتھ ہی احراریوں کے خلاف جو زبردست مخالفانہ اور شرانگیز پروپیگنڈا ہو رہا تھا اس کا اثر بھی کم ہو جائے گا"

اس پر اخبار "احسان" نے از راہ تجاہل احمقانہ یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ:

"احرار کا جو تحریک کشمیر کی بدولت ہندوؤں میں دشمنان وطنیت و قومیت مشہور تھے مہاسبھائی ہندوؤں اور سکھوں میں مقبول ہو جانا تو ہماری سمجھ میں آسکتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے قضیہ شہید گنج میں مسلمانوں کا ساتھ دینے کے بجائے ابتداء سکھوں اور ہندوؤں کی ہم نوائی کی۔ لیکن کیا "ویر بھارت" ہمیں بتائے گا۔ کہ آیا حکومت پنجاب نے بھی اسلامی پریس پر ضمانتوں کی ضرب کاری اسی نیت سے لگائی۔ کہ احرار کو مسلمانوں میں از سر نو مقبولیت حاصل کرنے کا موقعہ مل جائے"

اور پھر خود ہی لکھدیا ہے "ویر بھارت کے ان ارشادات سے تو یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ مسلم پریس کی بے دست وپائی سے جن جن فریقوں کو فائدہ پہنچنے کا احتمال ہے ان میں حکومت، ہندو، سکھ اور احرار شامل ہیں لیکن ہم کہے دیتے ہیں۔ کہ اسلامی اخبارات کو بند کرا کے اور مسلمانوں کی حقیقی آواز کا گلا دبا کر ان میں سے کوئی فریق بھی اپنے عزائم بد میں کامیاب نہ ہو سکے گا"

جب "ویر بھارت" کے "ارشادات" سے یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ مسلم پریس کی بے دست وپائی سے جن فریقوں کا فائدہ پہنچ سکتا ہے ان میں احرار بھی شامل ہیں۔ تو پھر "ویر بھارت" سے یہ پوچھنے کا کیا مطلب۔ کہ "آیا حکومت پنجاب نے بھی اسلامی پریس پر ضمانتوں کی ضرب کاری اسی نیت سے لگائی۔ کہ احرار کو مسلمانوں میں از سر نو مقبولیت حاصل کرنے کا موقعہ مل جائے":

دراصل "احسان" ایک طرف تو احرار سے سابقہ تعلقات کی وجہ سے اور دوسری طرف حکومت کی تازہ تازہ ضرب کاری کے باعث خود جو کچھ کہتا ہوا جھجکتا ہے، وہ "ویر بھارت" سے کہلانا چاہتا ہے لیکن وہ چونکہ صاف صاف کہہ چکا ہے۔ اس لئے اسی کو کافی سمجھ کر "احسان" نے اعلان کر دیا۔ کہ مسلمان اخبارات کا گلا دبانے سے احرار بھی اپنے عزائم بد میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

یہ بالکل درست ہے کہ زمیندار اور سیاست کے بند ہو جانے کے باوجود احرار کو کچھ بھی تقویت حاصل نہیں ہوئی۔ اور نہ ذلت و رسوائی۔ لعنت اور ملامت۔ تذلیل اور تحقیر کے اس سیلاب میں کوئی کمی آئی ہے۔ جو احرار کے خلاف امنڈا چلا آ رہا ہے۔ بے شک حکومت نے نہایت نازک اوقات میں لیڈران احرار کی بے حد مدد کی اور خاص انتظامات کے ذریعہ ان کی حفاظت کا فرض ادا کیا۔ ان کو تقویت پہنچائی۔ لیکن ان کے پاؤں تلے سے جو زمین نکل چکی تھی۔ وہ واپس نہ لائی جا سکی۔ اس کا واپس لانا تو الگ رہا حکومت کی تائید و حمایت احرار کی تذلیل میں اضافہ کا باعث بن رہی ہے اور یہ بات خود احرار کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ "ترجمان احرار" مجاہد (۳ ستمبر) نے اپنے مخالفین کی جو فہرست شائع کی ہے۔ اس میں "حکومت وقت" کو بھی خاص طور پر شامل کرتے ہوئے لکھا ہے" اب حکومت نے یہ چال شروع کر دی ہے۔ کہ احرار کے جلسوں میں بعض مقامات پر پولیس کے سپاہی بھیج دیئے جاتے ہیں تا کہ لوگ پولیس کی موجودگی کو حکومت کے ساتھ ساز باز کا نتیجہ سمجھیں گویا حکومت آجکل احرار کی جس رنگ میں بہترین اور بہت بڑی امداد کر رہی ہے۔ اسی کو حکومت کی چال اور عداوت کا ثبوت قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ ہے وہ صلہ جو احرار کی طرف سے حکومت کو ملا ہے اور ابھی کیا ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ احرار جوں جوں پبلک میں ذلیل ہونگے۔ وہ حکومت سے زیادہ چمٹ کر

منظور شدہ امیدوار کلرک

جن دوستوں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کلرک کی جگہ کے لئے درخواستیں بھیجی تھیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل دوستوں کو کمیشن نے منتخب کیا ہے۔ حسب ضرورت ان کو بلا لیا جا سکے گا:

۱۔ سید عنایت علی شاہ صاحب۔ قادیان
۲۔ سید محمد محسن شاہ صاحب للوڑی کلاں
۳۔ میاں عطاء اللہ خان صاحب بی۔ اے قادیان
۴۔ ملک عبد العظیم صاحب نوشہرہ ککے زئیاں
۵۔ میاں محمد عمر صاحب۔ ڈیرہ غازیخاں
۶۔ مرزا بشیر احمد صاحب گنج لاہور
۷۔ میاں عبد الغنی کوٹ ڈسکہ
۸۔ میاں سردار محمد صاحب ٹھیکری والہ
۹۔ میاں عبد الواحد صاحب بنی پور
۱۰۔ چودھری امیر احمد صاحب لسرا
۱۱۔ محمد یوسف صاحب علینوہ باجوہ
۱۲۔ میاں محمد عبد الرزاق صاحب ٹانڈہ
۱۳۔ میاں عبد الرحمن یحیٰی صاحب سنور

سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

برما ملٹری پولیس میں بھرتی ہونے والے

جن نوجوانوں نے برما ملٹری پولیس میں بھرتی ہونے کے لئے دفتر امور عامہ میں اپنی درخواستیں بھجوائی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس بارے میں جلد سے جلد میر محمد بخش صاحب پلیڈر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ سے ہدایت حاصل کر کے گوجرانوالہ پہنچ جائیں۔ اس بارے میں دفتر ہذا سے ان کو ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں: ناظر امور عامہ قادیان

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان کا ایڈریس

مولوی محمد یار صاحب عارف مبلغ انگلستان کی خدمت میں

۷ اکتوبر حسب ذیل ایڈریس سکرٹری صاحب ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان نے مولوی محمد یار صاحب کی خدمت میں پیش کیا

مکرمنا چودھری محمد یار صاحب عارف مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان آپ کی خدمت میں انگلستان میں چار سال کامیابی سے تبلیغ اسلام کرنے کے بعد بخیر وعافیت قادیان دارالامان واپس آنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔

مکرمنا! ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان کو اس بات کا فخر ہے۔ کہ آپ ہمارے ابتدائی پریذیڈنٹوں میں سے ہیں۔ اور ہماری انجمن کی ابتدائی مشکلات کا آپ نے جس طرح مردانہ وار مقابلہ کیا۔ اور جس لیاقت خوبی محنت اور جوش سے آپ نے ان دنوں ہماری راہنمائی کی اس کی یاد ابھی تک ہمارے دلوں میں تازہ ہے:

محترم مولوی صاحب! انگلستان میں آپ نے جو تبلیغی کارنامے سرانجام دیئے، وہ سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہیں۔ تبلیغ کے کام میں زبان دانی کو بہت دخل ہے۔ اور اس بارہ میں آپ کے لئے ایک یہ بھی دقت تھی۔ لیکن آپ نے اس محنت اور شوق کے ساتھ جو آپ کا حصہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کیا۔

مجاہد سلسلہ! سلسلہ کے علماء میں سے آپ وہ شخص ہیں۔ جن کو سب سے پہلے سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بلاد غربیہ میں تبلیغ کے لئے چنا۔ اور یہ ایسی خوش قسمتی ہے۔ کہ جس پر آپ جتنا فخر کریں بجا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ سکیم کہ انگریزی خواں مبلغ کے ساتھ ایک عربی دان عالم بھی انگلستان میں رکھا جائے آپ کے تجربہ سے کامیاب ثابت ہوئی۔ اور آپ کے بعد ایک اور عالم کا انگلستان کے لئے منتخب ہونا اس امر پر دال ہے۔ اور آپ کے ذریعہ سے ایسے کام کی ابتدا ہوئی۔ کہ جسکا جاری رکھنا سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ نومسلموں کی تعلیم و تربیت اور درس و تدریس کا کام جو آپ نے انجام دیا۔ اس کی عمدگی ان رپورٹوں سے ظاہر ہے جو مختلف اخبارات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوئی رہیں۔ انگریز نومسلموں کے لئے عربی اور اردو پڑھنا ایک کٹھن کام تھا۔ مگر اسے جس خوش اسلوبی سے آپ نے سرانجام دیا۔ وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ غیر احمدی مشاہیر بھی جو آپ کے قیام کے دوران میں مسجد احمدیہ لنڈن میں گئے۔ وہ نومسلموں کی دینی تعلیم سے بہت متاثر ہوئے:

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن آپ کے کامیاب واپس آنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کرتی ہے۔ کہ حضور دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کو بیش از بیش خدمات دین سرانجام دینے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اور ممبران ایسوسی ایشن کو بھی آپ کے نقش قدم پر چلکر خدمت سلسلہ کے متعلق کام کرنے کی توفیق بخشے۔

برادر محترم! آپ کی ہماری دعوت پر تشریف آوری

در مدح قرآن مجید گوید

کتابِ زندگی

ہے فقط قرآں ہی دُنیا میں کتابِ زندگی
اسکی کسر شان تھی۔ ورنہ میں کہدیتا اسے
اس بشر کی زندگی پر موت آ سکتی نہیں
کر نہ سکتا تھا سکندر خواہشِ آبِ حیات
مر چکی تھی ساری دُنیا پھر نئے سر سے کیا
یاد آیا میکہ دُنیا تیرہ و تاریک تھی
ہاں ذرا ہم کو بتا دے کوئی بھی اہلِ کتاب
زندگی قرآن پر ہو موت بھی قرآن پر

کھولتا ہے جس کا ہر اک لفظ بابِ زندگی
ماہتابِ زندگی یا آفتابِ زندگی
اس صحیفہ سے کرے جو اکتسابِ زندگی
پیتا اس چشمہ سے گر اک گھونٹ آبِ زندگی
جس نے زندہ وہ ہی تو ہے سحابِ زندگی
یوُنہی رہتی۔ گر نہ چڑھتا آفتابِ زندگی
ایسا جس کے پاس ہو کامل نصابِ زندگی
مومنوں کا ہے یہی لُبِّ لُبابِ زندگی

دے رہے تھے درس جب فضلِ عمرؓ۔ بولے حسنؔ
چھیڑتے ہیں یوں خُدا والے ربابِ زندگی

حسن رہتاسی

ایک امام الصلوٰۃ

ایک صاحب جو پہلے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں کی مسجد میں امام تھے۔ احمدی ہو گئے ہیں۔ اس وجہ سے انہیں امامت سے الگ کر دیا گیا ہے۔ مڈل تک تعلیم ہے۔ ابتدائی جماعتوں کو پڑھانے کا تجربہ رکھتے ہیں۔ قریباً ایک ماہ بیعت کئے ہوا ہے۔ دیہات میں تقریر و تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اور خوش الحان بھی ہیں۔ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ ۲۲ عمر ۲۵ سال ہے۔ اگر کوئی احمدی جماعت انہیں اپنے پاس رکھنے کے لئے تیار ہو تو نظارت تعلیم و تربیت میں اطلاع دے۔ تا ان کو بھجوایا جا سکے۔ نیز جسقدر مالی اعانت جماعت کر سکے۔ اس سے بھی اطلاع دیجائے

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

نوجوانوں کو کام کرنیکی تلقین اور لنڈن میں تبلیغ اسلام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تازہ تقریر

قادیان ۷ ستمبر۔ آج ۷ بجے صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن نے مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل مبلغ انگلستان کے اعزاز میں دعوت چائے دی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ سکرٹری صاحب ایسوسی ایشن نے ایڈریس پڑھا۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب نے تقریر کی پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی۔ ایڈیٹر الفضل جس قدر قلمبند کر سکا۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے:-

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کے ایڈریس میں

دو باتیں

بیان کی گئی ہیں۔ ایک اپنے کام کی تائید میں اور دوسری مولوی محمد یار صاحب کے لنڈن میں تبلیغی کام کے متعلق۔ ہر شخص جو دین کے لئے اپنا وقت خرچ کرتا ہے۔ دین کے لئے۔ اپنے وطن سے جدا ہوتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے بہترین اوقات خدمت دین میں صرف کرتا ہے۔ وہ خواہ غلطی کرے۔ یا صحیح طور پر کام کرے۔ بہر حال اس کا فعل مستحسن اور قابل تعریف ہوتا ہے۔ اسی لئے اس بارے میں ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن یا کوئی اور انجمن اگر اپنے

خیالات و جذبات تشکر

کا اظہار کرے۔ تو اس کا فرض یہی ہے۔ کہ اس کام کی تعریف کرے۔ کیونکہ جب تک کوئی جماعت اپنے کام کے اچھے حصے کا اظہار نہ کرے۔ اس کے کام میں ترقی نہیں ہو سکتی۔ جہاں تک ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کے کام کا تعلق ہے۔ میں انہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ انجمنیں بنا لینا آسان ہوتا ہے لیکن

کام کرنا مشکل ہوتا ہے

میرے سامنے ایڈریس اور جواب ایڈریس میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ ایک زمانہ میں ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کے سپرد ایسا کام تھا جس کی اس وقت ضرورت نظر آتی تھی۔ لیکن اب بعض ایسی انجمنیں اور بن گئی ہیں۔ جنہوں نے کام تقسیم کر لیا ہے۔ اور جس میں دوسرے لوگوں کو کام کرنے کی ضرورت نظر نہیں آتی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ضرورت کام کرنے سے نظر آتی ہے اور دنیا کا کوئی شخص ایسا نہیں۔ جسے بغیر ضرورت سمجھا جائے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کسی جگہ بہت سی انجمنوں کا ہونا بجائے اتحاد کے فساد کا موجب ہو جاتا ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ زیادہ انجمنیں نہیں بنانی چاہئیں۔ کیونکہ جگہ کے لحاظ سے اور کام کی وسعت کے لحاظ سے بہت سی انجمنیں بنائی جا سکتی ہیں میں سمجھتا ہوں۔ اگر

ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن

خصوصیت کے ساتھ کوئی کام کرے۔ تو اس کا وجود باوجود دوسری انجمنوں کے نہایت مفید ہو سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اپنے لئے کوئی خاص کام تجویز کر لیا جائے۔ ہمارے ملک میں ایک مرض یہ بھی ہے۔ کہ جب کوئی انجمن قائم کی جاتی ہے تو اس کے پروگرام میں دنیا کے تمام کام داخل کر لئے جاتے ہیں۔ اور ایک بہا جال تیار کر لیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کوئی ایک کام بھی وہ بخوبی سرانجام نہیں دے سکتی۔ اگر الگ الگ انجمنیں ہوں۔ اور وہ آپس میں کام تقسیم کر لیں۔ ایک کا کام تعلیم کے متعلق۔ دوسری کا کام تربیت کرنا۔ تیسری کا تبلیغ ہو۔ اور اسی طرح چوتھی یا پانچویں چھٹی کے سپرد علیحدہ علیحدہ کام ہوں۔ تو ہر ایک اپنا اپنا کام بخوبی سرانجام دے سکتی ہے لیکن اگر مختلف انجمنوں کے پروگرام میں

ساری کی ساری باتیں

داخل ہوں۔ تو لازمی بات ہے۔ کہ ان کا آپس میں ٹکراؤ ہو جائے۔ اگر الگ الگ انجمنیں الگ الگ کام کریں۔ تو کام بہت اچھا ہو سکتا ہے میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس

تقسیم عمل

کے ساتھ ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن بہت کام کر سکتی ہے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اپنے پروگرام کو وسیع کرنے کی بجائے محدود کرے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ ایک ہی پروگرام ہمیشہ کے لئے رکھا جائے جس طرح کام میں تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔ اسی لحاظ سے پروگرام بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور سلسلہ کے لوگ بھی ایسے کام میں جو تقسیم عمل کے ماتحت ہوگا مدد دیں گے۔

انجمنوں کا پروگرام

کوئی شرعی قانون نہیں ہوتا۔ کہ اسے بدلا نہ جا سکے۔ اس لئے پہلے سے ہی بہا جال بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ پس اگر ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن ایک یا دو کام اپنے ذمہ لے لے اور انہی کاموں کو کرتی رہے۔ تو کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا۔ اور جب کسی تیسرے کام کی ضرورت درپیش ہو۔ تو وہ بھی پروگرام میں شامل کیا جا سکتا ہے خواہ مستقل طور پر یا عارضی طور پر یہ طریق ہے جس سے کام پوری توجہ سے کیا جا سکتا ہے اور اپنی طاقتوں کو صرف کرنے کا موقعہ حاصل ہو جاتا ہے:-

ایڈریس کے جواب میں جو کچھ کہا گیا ہے شائد اسے میں نظر انداز کر دیتا۔ مگر اس میں چونکہ ایسی باتوں کا اظہار کیا گیا ہے۔ جن کی یہاں ضرورت نہیں تھی۔ یہ کوئی ایسی انجمن نہیں ہے۔ جس میں کوئی ایسی رپورٹ پیش کی جائے۔ جو

لنڈن میں طریق تبلیغ

کے معاملہ سے تعلق رکھتی ہو۔ مولوی صاحب کی تقریر سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا وہ صدر انجمن احمدیہ کے سامنے تقریر کر رہے ہیں۔ ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ لنڈن مشن کے نظام میں دخل دے اس لئے ایسی تقریر کی بھی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے اس کے متعلق میں چند باتیں کہنی چاہتا ہوں:-

ولائت کے مشن کے متعلق یہ بات کہ آیا وہاں دو آدمی کام کر سکتے ہیں۔ یا ایک ایسی بات نہیں۔ کہ جس کے متعلق کسی غور و خوض کی ضرورت ہو۔ میرے نزدیک یہ غلط ہے۔ کہ کسی جگہ دو مبلغوں کا ہونا کام کو خراب کر سکتا ہے ہاں اگر ان کی ذہنیت خراب ہو۔ تو پھر کام خراب ہو سکتا ہے۔ قادیان میں آٹھ ناظر ہیں۔ مبلغ ہیں۔ ناظروں کے ماتحت بہت سے کارکن ہیں۔ جن کی کل تعداد دو سو کے قریب ہوگی اور وہ سب یہاں کام کرتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اگر ان دو سو آدمیوں کو علیحدہ علیحدہ شہروں میں بھیجدیا جائے۔ تو کام بہت اچھا ہو سکتا ہے۔ اگر اس طرح کیا جائے تو کام فوراً بند ہو جائے گا۔ انگلستان میں بیسیوں شہر ہیں ہزاروں قصبات ہیں اگرچہ وہ پنجاب کی دو تہائی کے قریب ہے۔ تاہم ایک وسیع ملک ہے کروڑ دو انسان آباد ہیں۔ وہاں ایک دو مبلغوں سے کس طرح

جگہ جگہ تبلیغ

ہو سکتی ہے۔ کوئی شخص ایک ضلع میں بیٹھ کر بھی ضلع کے سارے لوگوں کو تبلیغ نہیں کر سکتا کجا یہ کہ ایک دو آدمی ایک ملک کے ہر حصے میں تبلیغ کر سکیں۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ ایک مبلغ دورہ کرے اور دوسرا مرکز میں رہے مگر یہ کبھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس طرح

تمام ملک میں تبلیغ کا شور

برپا کیا جا سکتا ہے۔ نہ ایک نہ دو نہ چار مبلغ تبلیغ کر کے ملک میں شور ڈال سکتے ہیں۔ اگر بیس یا پچیس آدمی بھی بھیجدیئے جائیں تو بھی یہ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ تمام ملک کو بیدار کر سکیں گے۔ یہاں ہندوستان میں لوگ اپنے کاروبار میں اس قدر مصروف نہیں ہوتے۔ کہ کوئی فرصت کا وقت نہ نکال سکیں مگر انگلستان کے لوگوں کے ذمہ اتنا کام ہوتا ہے اور وہ اپنے کاروبار میں اس قدر مشغول رہتے ہیں کہ وہ کسی اور کام کی طرف توجہ ہی نہیں کر سکتے اور یہ بات ان کی عادت میں داخل ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا کام جسے وہ فضول سمجھتے ہیں نہیں کرتے۔ اگرچہ ان کے کچھ کام ایسے بھی ہیں جن کو ہم فضول سمجھتے ہیں۔ مگر ان کے نزدیک وہ فضول نہیں ہیں۔ مثلاً

سینما یا ناچ وغیرہ

ہے۔ وہ ان باتوں کو اپنے کام کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔ اور انہیں اپنے اصلی کام کے لئے مفید اور ممد خیال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سرکاری افسروں کے اس قسم کے اخراجات ان کی گورنمنٹ برداشت کرتی ہے۔ تمام ناچ وغیرہ جو وزراء یا گورنمنٹ کی طرف سے کرائے جاتے ہیں۔ ان کے اخراجات گورنمنٹ خود برداشت کرتی ہے

اس قسم کی باتوں کے علاوہ وہ زائد وقت نہیں نکال سکتے۔ میں جب انگلستان میں گیا۔ تو وہاں ایک جگہ

ایک پولٹیکل لیکچر

دیا جس میں حاضری تین چار سو سے زیادہ نہیں تھی۔ اس کے علاوہ ایک مذہبی پبلک لیکچر دیا گیا جس میں صرف دو اڑھائی سو آدمی ہوں گے۔ دوسرے تمام لیکچر جو ہمارے ہوتے رہے۔ ان میں تیس چالیس یا پچاس آدمیوں سے زیادہ لوگ جمع نہ ہوتے۔

مجھے یاد ہے کہ مسٹر داس گپتا جو وہاں رہتے ہیں۔ اور انہوں نے کئی انجمنیں بنائی ہوئی ہیں۔ اور جن کی ایک انجمن کے سرپرست ڈیوک آف کناٹ ہیں اکثر ہمارے پاس آتے تھے۔ ان سے جب لیکچروں میں سامعین کی تعداد کے متعلق ذکر کیا گیا۔ تو وہ کہنے لگے آپ کو اس ملک کی واقفیت نہیں۔ ٹیگور کو آپ جانتے ہیں۔ ان کی کئی کتابیں لاکھوں کی تعداد میں اس ملک میں شائع ہوئی ہیں مگر ان کے لیکچروں میں زیادہ سے زیادہ ستر آدمی ہوتے تھے۔ جس سے وہ بہت مایوس ہو گئے۔ مگر جب امریکہ گئے اور نیویارک میں ان کا پہلا لیکچر ہوا۔ تو اس کے لئے ۷ ہزار ٹکٹ فروخت ہو جانے کے بعد بھی بہت سے لوگ باقی تھے۔ جو لیکچر سننے کے شوقین تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ ملک مقابلۃً ایک نیا ملک ہے۔ اس میں لوگوں نے خاص عادات اور خاص نظام ابھی پیدا نہیں کیا۔ جیسا کہ انگلستان کے لوگوں نے پیدا کیا ہوا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ

انگلستان میں زیادہ مبلغین

موجودہ حالات سے زیادہ کام کر سکتے ہیں زیادہ تبلیغ ہو سکتی ہے۔ مگر یہ بات کہ ان کے ذریعہ وہاں تبلیغ کا شور برپا ہو سکتا ہے ناممکن ہے۔ کیونکہ اہل انگلستان سینکڑوں سالوں سے دوسری قوموں پر حکومت کرتے چلے آئے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی تہذیب اور ان کا تمدن انتہائے کمال تک پہنچا ہوا ہے اور وہ تمام دنیا پر تفوق حاصل کر چکے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جو راہ انہوں نے اختیار کر رکھی ہے۔ وہی درست ہے۔ ان امور کے پیش نظر ان پر تبلیغ کا فوری اثر نہیں ہو سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ کام اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ کام کرنے کے لئے صحیح طریق اختیار کیا جائے۔ اگر ان اصول کو مدنظر رکھا جائے جو کام کرنے کے ہیں تو کام بہت اچھا ہو سکتا ہے۔ اگر صحیح طور پر کام کیا جائے۔ تو بھی لنڈن میں دو مبلغ بہت تھوڑے ہیں۔ لنڈن میں ستر اسی لاکھ کی آبادی ہے اور یہ شہر سترہ اٹھارہ میل تک پھیلا ہوا ہے پس اگر وہاں تبلیغی مشن میں کوئی تغیر کرنا پڑا۔ تو وہ اس خیال کے ماتحت نہیں کیا جائیگا۔ کہ وہاں دو مبلغوں کے لئے کام نہیں۔ بلکہ اس خیال کے ماتحت کیا جائیگا۔ کہ وہاں دو ہندوستانیوں کو مل کر کام کرنا نہیں آتا۔ چونکہ اس کے متعلق ایک سکیم ابھی زیر غور ہے۔ اس لئے میں نے اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے۔ باقی تقریر کو میں نظر انداز کرتا ہوں۔ گویا کہ وہ کی ہی نہیں گئی۔

میں پھر ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ کام کا موقعہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ وہ

مفت ہیں ثواب

کما سکتے ہیں۔ لیکن دقت یہ ہے۔ کہ تربیت کی کمی کی وجہ سے انہیں عاجل چیز کا احساس زیادہ ہے۔ اور وہ آجل چیز جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اس کا احساس کم ہے۔ اگر نیشنل لیگ اپنا کام باقاعدہ کر رہی ہے۔ تو ایسوسی ایشن کے لئے اور کام کی کمی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے

بہت وسیع کام

پیدا کئے ہیں۔ اور اگر ان کاموں کو باقاعدگی سے کیا جائے۔ محنت توجہ اور تندہی سے کیا جائے۔ تو وہ بہت عمدہ نتائج پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر سکرٹری یا پریذیڈنٹ اپنے دوسرے کاموں کی وجہ سے فرصت ہی نہ نکال سکیں۔ تو پھر کام کیا ہو سکتا ہے جب تک انسان کسی کام کی سرانجام دہی کے لئے اپنی جان پر بوجھ نہ ڈالے۔ اور یہ محسوس نہ کرے۔ کہ اس سے اس کے دوسرے کاموں اور اس کی طبیعت پر اثر پڑتا ہے۔ اس وقت تک وہ کام خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں ہو سکتا۔ اگر اس جذبہ کے ماتحت کام کیا جائے۔ تو ینگ مینز احمدیہ ایسوسی ایشن یہ قطعاً نہیں کہہ سکتی۔ کہ نیشنل لیگ یا احمدیہ کور بننے کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں رہی۔ بلکہ اگر دس گیارہ اور انجمنیں بھی قائم ہو جائیں۔ تو بھی وہ زیادہ نہیں۔ مگر اس طرح نہیں۔ کہ مہاجال پھیلایا جائے۔ اور اپنے پروگرام میں تمام دنیا کے کام شامل کر لئے جائیں۔ تقسیم عمل ہو۔ تو پھر مختلف انجمنوں کے پروگرام کا آپس میں ٹکراؤ نہیں ہوتا۔ بلکہ اتحاد اور تعاون پیدا ہوتا ہے۔ اور کام بھی بخوبی ہو سکتا ہے۔

فیروزپور شہر میں مولوی عطاء اللہ کی آہ و زاری

فیروزپور کی سرزمین ہمیشہ فرقہ دارانہ فتنہ و فساد سے پاک رہی ہے لیکن کچھ عرصہ سے احرار یہاں بھی پرامن فضا کو مکدر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ۲۰ ستمبر کو مسلمانان فیروزپور نے مسجد شہید گنج ڈے منایا جس میں احمدی بھی شامل ہوئے۔ پیر صلاح الدین صاحب نے تقریر بھی کی۔ مگر احرار بالکل الگ رہے انہوں نے دوسرے روز الگ جلسہ کیا۔ جس میں مسلمانان فیروزپور میں فتنہ پیدا کرنے کی بے حد کوشش کی۔ جب اس میں بھی وہ کامیاب نہ ہوئے۔ تو انہوں نے یکم اکتوبر کو ایک دوسرا جلسہ کیا۔ جس میں مولوی عطاء اللہ اور مولوی عنایت اللہ کو بلایا گیا۔ جنہوں نے سلسلہ احمدیہ کے خلاف حد سے زیادہ بدزبانی کی۔ نہایت فحش اور گندی نظمیں پڑھی گئیں۔ عنایت اللہ نے اپنی تقریر میں کہا قادیانی فتنہ جس کے استیصال کے لئے بڑے بڑے علماء اور صوفیائے کرام اپنی ساری طاقت خرچ کر چکے تھے لیکن اس کو مٹا نہیں سکے تھے۔ بلکہ وہ ترقی کر گیا تھا آج جماعت احرار نے ایک آن میں اسے مٹا کر رکھ دیا۔ وہ کونسلوں کے ممبر جو مرزا محمود کو جھک کر سلام کرتے تھے۔ وہ آج اس سے نفرت کرنے لگ گئے ہیں۔ ملا صاحب ابھی یہ ڈینگیں مار ہی رہے تھے۔ کہ پبلک نے شور مچا دیا کہ بیٹھ جاؤ ہم نہیں سننا چاہتے۔ اس کے بعد بخاری صاحب سٹیج پر آئے۔ پبلک نے ان کا عطاء اللہ مردہ باد اور گالی گلوچ سے استقبال کیا۔ خدا خدا کر کے شور ختم ہوا۔ تقریر شروع کی۔ کہا اگر کوئی یہاں مرزائی بیٹھا ہے۔ تو وہ یہاں سے چلا جائے ہمارے جلسوں میں آنے کا ان کو کوئی حق نہیں۔ اگر وہ بیٹھنا چاہے تو خاموش بیٹھے۔ پھر کہا اگر مسلمان اپنے تمام جھگڑے دور کر کے اس فتنہ مرزائیت کو دور کر دیں۔ تو سمجھ لو انہوں نے نصف دنیا کو فتح کر لیا۔ انہوں نے ہی امان اللہ کو تخت سے اتارا۔ اور افغانستان میں بغاوت پھیلائی۔ اس وقت بھی سرحد میں اسی قسم کی مرزائی بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ بخاری صاحب کی تقریر کا دوسرا حصہ کیا تھا۔ اپنے کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے مسلمانان فیروزپور کے آگے منت سماجت عجز و انکساری اور اپنی بے بسی بے کسی کا اظہار چنانچہ کہا اس وقت میرے اور میری جماعت کے خلاف بدگمانی کا ایک طوفان اٹھا ہوا ہے۔ کوئی ہماری سنتا نہیں۔ جو لوگ میرے پاؤں چومتے تھے۔ وہ آج مجھے اور میری بیوی اور لڑکی کو برملا گالیاں دے رہے ہیں ہمارے مضمون شائع نہیں کئے جاتے جس سے تنگ آ کر ہم نے مجاہد جاری کیا۔ اب وہ خطرے میں ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ایک ایک دو دو پیسے چندہ اکٹھا کر کے لاتے ہیں۔ اس پر شک لگائے جاتے ہیں۔ میں فرشتہ نہیں انسان ہوں۔ غلطیاں بھی کرتا ہوں لیکن آخر تمہارا بھائی ہوں تمہارا ہی کھاتا ہوں۔ تمہارا ہی پیتا ہوں۔ تم میرے خلاف مردہ باد کے نعرے لگاتے ہو تنگ آ کر اگر تم میرے مرنے میں خوش ہو۔ تو آؤ مجھے قتل کر ڈالو میں اس سے خوش ہوں۔

مسجد شہید گنج کے متعلق کہا جو لوگ لاہور میں گولیوں کا نشانہ بنے۔ ان کے ہم ذمہ دار نہیں۔ اسکے وہی ذمہ دار ہیں جنہوں نے ان کو سول نافرمانی پر آمادہ کیا سول نافرمانی کے بیج ... بوئے ...

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا؟

عارف والہ

۲۹ر ستمبر۔ احباب جماعت نے یوم التبلیغ سرگرمی سے منایا۔ چار اصحاب کا ایک وفد مضافات میں گیا۔ دوسرے اصحاب نے شہر میں تبلیغ کی۔ مختلف تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ (خاکسار چراغدین)

مڈھ رانجھا

۲۹ر ستمبر۔ جماعت احمدیہ مڈھ رانجھا نے یوم التبلیغ اچھی طرح منایا۔ صبح سات بجے سے گیارہ بجے تک ایک پبلک جلسہ کیا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریریں کی گئیں۔ اس کے بعد تمام جماعت کے احباب نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ اور قریباً ساٹھ عدد ٹریکٹ مختلف موضوع کے تقسیم کئے۔ (خاکسار مہدی شاہ سیکرٹری تبلیغ)

لنگے (ضلع گجرات)

۲۹ر ستمبر گاؤں میں دیر تک دورہ کر کے تبلیغ کی گئی۔ بعد ازاں لوگوں کو مدعو کر کے انہیں پیغام حق سنایا گیا۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو نہایت غور سے سنا۔ اور خدا کے فضل سے ان پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار حافظ سراج الدین لنگے ضلع گجرات)

سیکھواں

موضع سیکھواں میں ایک جلسہ منعقد کر کے غیر احمدی احباب کو تبلیغ کی گئی۔ جس کا ان پر اچھا اثر ہوا۔ احمدی مستورات نے بھی نہایت سرگرمی سے غیر احمدی خواتین میں تبلیغ کی۔ (خاکسار امام الدین)

سڑوعہ

۲۸ر ستمبر کی شب کو وفد مقرر کر کے ان کو ٹریکٹ دیئے گئے اور ضروری ہدایات بھی دی گئیں۔ صبح وفود مقرر کردہ دیہات کی طرف روانہ ہو گئے۔ باقی اصحاب نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ ۲۹ر تاریخ رات کو ایک تبلیغی جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ احمدی مستورات نے بھی غیر احمدی خواتین میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اس طرح قریباً ایک ہزار افراد کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ اور نو سَو کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ لوگوں پر تبلیغ سے بہت اچھا اثر ہوا۔ (سیکرٹری تبلیغ سڑوعہ)

ناسک

۲۹ر ستمبر۔ یوم التبلیغ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خاکسار نے شہر ناسک میں تبلیغی اردو۔ اور انگریزی لٹریچر سمجھدار اور تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کیا۔ بعد ازاں موضع دیولالی سائیکل پر چلا گیا۔ اور تعلیم یافتہ لوگوں کو پیغام حق پہونچایا گیا۔ وہاں کے ایک سکول کی لائبریری کو انگریزی کتب کا ایک سیٹ بطور تحفہ پیش کیا۔ جو بخوشی منظور کر لیا گیا۔ طالب علموں میں بھی انگریزی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بہت سے احباب نے انگریزی کتب قیمتاً خریدیں۔ موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی کے ہیڈ کوارٹر۔ بعض پنجابی موٹر ڈرائیوروں میں تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ ہر جگہ لوگ خندہ پیشانی اور فراخدلی سے پیش آئے۔ (خاکسار محمد شجاعت علی از ناسک)

سامانہ

جماعت احمدیہ سامانہ کے افراد نے ۲۹ر ستمبر تمام دن تبلیغ میں گذارا۔ انصار اللہ کے ۴ وفد بنائے گئے۔ اور انہیں مختلف دیہات میں تبلیغ کے لئے روانہ کر دیا گیا۔ باقی احباب نے شہر میں انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ اور کل ۱۱۰ افراد کو پیغام حق پہونچایا۔ (سیکرٹری تبلیغ)

طالب پور بھنگواں

۲۹ر ستمبر۔ ۶ وفد پانچ پانچ افراد پر مشتمل ارد گرد کے دیہات میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے۔ اور دس دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار مرید احمد سیکرٹری)

ڈیرہ بابا نانک

۲۹ر ستمبر افراد جماعت کے تین تین آدمیوں پر مشتمل وفود نے مختلف دیہات میں تبلیغ کی۔ اکثر دیہات میں لوگوں نے ہماری باتیں شوق سے سنیں۔ بہت سے تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ (خاکسار بشیر محمد سیکرٹری تبلیغ)

شاہدانہ (بریلی)

۲۹ر ستمبر یوم التبلیغ تمام افراد جماعت نے خوب گرم جوشی سے منایا۔ تقریباً ایک ہزار ٹریکٹ شہر کے رؤساء اور پڑھے لکھے مسلمانوں میں تقسیم کئے گئے۔ نیز انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ میاں محمد ناصر صاحب نے جو ابھی بچے ہیں۔ ٹریکٹ تقسیم کرنے میں نہایت سرگرمی دکھائی۔ (خاکسار محمد یونس شاہدانہ بریلی)

نور محل

بفضل خدا ایک دن پہلے کام شروع کر کے بعض معززین شہر کو زبانی اور لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ ۲۹ر ستمبر زمیندار طبقہ کو مکان پر بُلا کر تبلیغ کی گئی۔ بعض نے جلسہ سالانہ پر قادیان جانے کا وعدہ کیا۔ (خاکسار محمد اقبال حسین)

گولیکی

۲۹ر ستمبر تمام دن مختلف گروپ علیحدہ علیحدہ تبلیغ کرتے رہے۔ رات کو بعد نماز مغرب جلسہ کیا گیا۔ جس میں عورتیں بھی شامل ہوئیں۔ حافظ فتح محمد صاحب نے دو گھنٹہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ حاضرین نے اطمینان اور غور سے تمام تقریر سُنی۔ اور اچھا اثر لے کر گئے (خاکسار بشیر احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ گولیکی)

ہردوروال

احباب جماعت نے تبلیغ میں خوب حصہ لیا۔ ایک گدی نشین صاحب کو تبلیغ کی گئی۔ اور ایک گاؤں میں جہاں تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ ہے۔ دن بھر تبلیغ کی گئی۔ ایک دوست جن کا نام محمد یوسف خان ہے انہوں نے احمدیت میں داخل ہونے کا وعدہ کیا۔ لوگوں نے ہماری باتیں سُنکر کہا۔ آج پہلا دن ہے۔ کہ ہم نے یہ باتیں سُنیں۔ بہتوں نے تحقیق کرنے کا وعدہ کیا۔ (خاکسار عبدالعزیز جنرل سیکرٹری)

بیگم پور

جماعت احمدیہ بیگم پور نے یوم التبلیغ نہایت سرگرمی سے منایا۔ چار صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ملحقہ دیہات میں جا کر دوستوں نے لوگوں کو پیغام حق سُنایا۔ مستورات نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔ لوگوں نے شوق سے تبلیغ کو سُنا۔

(خاکسار علی محمد خاں بیگم پور ضلع ہوشیارپور)

شاہدرہ

۲۹ر ستمبر۔ جماعت احمدیہ شاہدرہ نے پوری مستعدی سے یوم التبلیغ منایا۔ تین صد کے قریب مختلف تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ غیر احمدی اصحاب نے خندہ پیشانی سے ہماری باتوں کو سُنا۔ اور ٹریکٹ شوق سے قبول کئے۔ (خاکسار علاء الدین سیکرٹری تبلیغ)

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

۲۹ر ستمبر۔ احمدیہ سکول میں احمدی خواتین کا اجتماع ہوا۔ تبلیغ کے متعلق صدر صاحبہ نے مختصر الفاظ میں ضروری ہدایات دیں مختلف قسم کے تبلیغی ٹریکٹ تعلیم یافتہ مستورات میں تقسیم کرنے کے لئے خواتین اور سکول کی طالبات میں تقسیم کئے گئے خواتین نے حتی المقدور اپنے تبلیغی فرض کو مستعدی سے ادا کیا۔ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ)

ڈنگہ

۲۹ر ستمبر۔ تمام احباب جماعت نے انفرادی طور پر غیر احمدی اصحاب میں نہایت سرگرمی سے تبلیغ کی۔ پچاس کے قریب تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ (خاکسار فرہاد محمد سیکرٹری تبلیغ)

بھدرک

جماعت احمدیہ بھدرک نے بھدرک۔ اور ملحقہ دیہات میں پوری سرگرمی کے ساتھ یوم التبلیغ منایا۔ سینکڑوں کی تعداد میں مختلف تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ خدا کے فضل سے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ دو افراد خدا کے فضل سے داخل احمدیت ہوئے۔ بعض دوست بصورت وفد ایک گاؤں میں جو بھدرک سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے گئے۔ اور وہاں لوگوں کو بطریق احسن پیغام احمدیت پہونچا کر دوسرے دن واپس آ گئے۔ (خاکسار محمد زکریا از بھدرک)

ڈیرہ غازیخاں

۲۹ر ستمبر بعد نماز فجر دعا کرتے ہوئے جماعت کے دس وفد اپنے اپنے مقرر کردہ حلقہ جات میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے تقریباً ۸۰ آدمیوں کو تبلیغ کی گئی۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سُنا۔ متعدد تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

(خاکسار محمد عثمان ڈیرہ غازیخان)

زندہ دل محبانِ ملک و ملت کی خدمت میں اپیل

آپ کو معلوم ہوگا کہ ۲۶، ۲۷ / اکتوبر ۱۹۳۵ء کو پانی پت میں مولانا الطاف حسین حالیؔ مرحوم کی صد سالہ سالگرہ کا جشن منعقد ہو رہا ہے۔ حالی مرحوم ان بزرگوں میں سے تھے۔ جن کی ذات انفرادیت کے گرداب سے نکل کر حیاتِ قومی کے محیط بیکراں میں اس طرح گھل مل جاتی ہے کہ جب تک ان کی قوم زندہ رہتی ہے وہ بھی زندہ رہتے ہیں۔ خدا کے فضل سے حالی کی قوم زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ وہ آج اپنے شاعر کی صد سالہ سالگرہ منا رہی ہے اور ہر سو سال کے بعد اسی طرح مناتی رہیگی۔ انشاء اللہ الحی القیوم

حالی ملت کا دل اور ملک کی زبان تھا۔ امید و بیم کی لہریں جو قلب ملت کی گہرائیوں میں پیدا ہوتیں۔ حالی کے دل میں مدوجزر بنکر اٹھتیں اور دیس کا ترانہ جو ملک کے ہونٹوں تک آکر رہ جاتا تھا۔ حالی کی زبان سے حب وطن بن کر نکلا۔ حالی کی یاد اصل میں اس انقلاب کی یاد ہے جو قوم کے مزاج اور ملک کے مذاق میں پچھلی صدی کے آخر میں پیدا ہوا۔ جشن حالی ملک اور قوم کی بیداری کا جشن ہے۔

حالی۔ سرسید مرحوم کا دست و بازو تھا جنہوں نے قومی تعلیم کے ذریعہ اصلاح و ترقی کی بنیاد ڈالی اور اس بنیاد پر ایک رفیع الشان عمارت کھڑی کردی۔ تعلیمی کانفرنسوں میں جہاں سرسید کی بارعب آواز گونجتی تھی اور ہماری سوئی ہوئی عقلوں کو جھنجوڑ کر بیدار کر دیتی تھی۔ وہاں حالی کی پُرسوز آواز بھی لہکتی تھی اور ہمارے بجھے ہوئے دلوں میں آگ لگا دیتی تھی قومی تعلیم میں جب تک سرسید کا ڈنکا بجتا ہے۔ حالی کا سکہ بھی چلتا رہیگا

جو تعلق حالی کو قومی تعلیم سے تھا اسے دیکھتے ہوئے جشنِ حالی کی صدارت کے لئے قومی تعلیم کے گل سرسبد ہز ہائی نس فرمانروائے بھوپال خلد اللہ ملکہ کا انتخاب قوم کے حسن انتخاب اور خوش نصیبی کی دلیل ہے۔ ہز ہائی نس کو ان کی مادرِ مہربان علیا حضرت نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ جنت مکانی نے رئیسوں کے مدرسے میں تعلیم دلانے کی بجائے سب سے بڑی قومی تعلیم گاہ میں بھیجا جہاں سے وہ سچے سردار قوم اور محب وطن بن کر نکلے۔

ہز ہائی نس کا منتظمین جشنِ حالی کی درخواست کو شرفِ قبول بخشنا اور اس جشن کی صدارت قبول فرمانا اتنا بڑا احسان ہے جس کا شکریہ ساری قوم کو مل کر کرنا چاہیئے۔

ہم کل محبانِ ملک و ملت اور حامیانِ علم و تعلیم سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ جشنِ حالی کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی امکانی کوشش اٹھا نہ رکھیں۔ ہمیں امید ہے کہ ملک کے ہر گوشہ سے اربابِ ذوق پانی پت تشریف لاکر ۲۶، ۲۷ / اکتوبر کو جشنِ حالی میں شریک ہونگے۔ اور ملک کی کل انجمنیں اور تعلیم گاہیں اپنے اپنے نمائندوں کو اس مبارک تقریب میں شرکت کے لئے بھیجیں گی۔

ہم اس موقعہ پر اہل ہمت کو حالی میموریل فنڈ کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو بیس سال سے حالی مرحوم کے وطن پانی پت میں نہایت قابل قدر علمی اور تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے۔ جس کی نگرانی میں حالی مرحوم ہی کا قائم کیا ہوا ایک ہائی سکول اور متعدد ابتدائی مدارس اور ایک علمی رسالہ اور ایک کتب خانہ چل رہا ہے۔ زندہ دل اہل ملک سے یہ توقع ہے کہ وہ اس موقع پر حالی میموریل فنڈ کے لئے اتنا سرمایہ فراہم کر دیں گے۔ کہ وہ آئے دن کی مالی پریشانیوں سے نجات پاکر اپنا کام اطمینان سے انجام دے سکے۔ ہم تمام قومی اخباروں سے اپیل کرتے ہیں کہ اپنے ناظرین کو جشنِ حالی کی شرکت اور حالی میموریل فنڈ کی امداد پر آمادہ کرکے حب قومی کا ثبوت دیں۔

جشن میں شرکت کی اطلاع اور میموریل فنڈ کا چندہ خواجہ سجاد حسین صاحب بی۔ اے سابق انسپکٹر مدارس و آنریری سکرٹری حالی میموریل فنڈ ایسوسی ایشن و سکرٹری استقبالیہ کمیٹی حالی سینٹنری پانی پت کے پتہ سے بھیجنا چاہیئے۔

الملتمسین

(نواب صدر یار جنگ بہادر) مولانا حاجی محمد حبیب الرحمٰن (خان صاحب شروانی) حبیب گنج۔ ضلع علی گڑھ۔

(مولانا خواجہ حسن نظامی (صاحب) درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین صاحب قدس سرہٗ۔ دہلی

(ڈاکٹر) ذاکر حسین (خان صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی پرنسپل جامعہ ملیہ) دہلی

(علامہ ڈاکٹر سر) محمد اقبال (صاحب نائٹ۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈی لٹ بیرسٹرایٹ لا) لاہور۔

(علامہ مسٹر) عبداللہ یوسف علی (ایم۔ اے۔ سی۔ بی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس ریٹائرڈ) (پرنسپل اسلامیہ کالج) لاہور

(کرنل سرپنڈت) کیلاش نرائن ہکسر (صاحب نائٹ۔ ایم۔ اے۔ سی۔ ایس۔ آئی پولیٹیکل ممبر کونسل) گوالیار۔

(مولانا حاجی سید) سلیمان ندوی (صاحب) دارالمصنفین اعظم گڑھ۔

(ڈاکٹر) مختار احمد انصاری (صاحب ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس) دہلی

(آنریبل خان بہادر صاحبزادہ نواب سر) عبدالقیوم (خان صاحب کے سی۔ آئی۔ ای منسٹر گورنمنٹ صوبہ سرحدی) پشاور۔

(ڈاکٹر) ضیاء الدین احمد (صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ سی آئی۔ ای۔ ایم۔ ایل۔ اے وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی) علی گڑھ

(بریگیڈیر) سی۔ ایس۔ ٹیوٹ (صاحب بہادر) شملہ

(محترمہ) بیگم شاہنواز (صاحبہ) لاہور

(مولوی) عبدالحق (صاحب بی۔ اے۔ علیگ سکرٹری انجمن ترقی اردو اورنگ آباد) حیدرآباد دکن)

(نواب مسعود جنگ بہادر ڈاکٹر سر) سید راس مسعود (صاحب نائٹ۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل ڈی۔ ڈی۔ لٹ۔ بیرسٹرایٹ لا وزیر تعلیمات گورنمنٹ بھوپال) بھوپال۔

(مسٹر) ہالنس (صاحب بہادر۔ ڈائرکٹر جنرل محکمہ پولس گورنمنٹ ہز اگزالٹیڈ ہائی نس حضور نظام خلد اللہ ملکہ) حیدرآباد دکن

(نواب حیدر نواز جنگ بہادر سر) محمد اکبر نذر علی حیدری (صاحب نائٹ۔ بی۔ اے۔ فائنینس و ریلوے ممبر گورنمنٹ ہز اگزالٹیڈ ہائی نس حضور نظام خلد اللہ ملکہ) حیدرآباد دکن

سجاد حسین (آنریری سکرٹری حالی مسلم ہائی سکول) پانی پت۔

ابی سینیا میں ایک احمدی ڈاکٹر پہنچ گیا!

تحریک جدید کے ماتحت ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بطور مبلغ اپنے خرچ پر افریقہ پہنچ گئے ہیں۔ اگر ممکن ہوا تو ابی سینیا میں کام کریں گے۔ احباب جماعت ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اسی طرح اگر اور نوجوان خواہ ڈاکٹر ہوں یا کوئی اور کام کرتے ہوں۔ اپنے اندر دین کے لئے قربانی کی روح پیدا کریں اور دیگر ممالک میں نکل جائیں۔ تو علاوہ تبلیغی فائدہ کے دنیوی ترقی کے لئے بھی بہت بڑا میدان ان کے واسطے موجود ہے۔ دوست بہت جلد اس طرف توجہ کریں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

ضروری تشریح

میں نے اپنے مضمون کی قسط ۹ میں غرق کے متعلق جو یہ لکھا ہے۔ کہ شاعر نے غرق کو بفتح ثانی بھی غَرَق باندھا ہے۔ یہ صرف اس بنا پر ہے کہ اردو فارسی میں بسکونِ ثانی مستعمل ہے۔ ورنہ عربی زبان میں غَرَق بفتح راء درست ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلما ادرکہ الغَرَق۔ (جلال الدین شمس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah
حیرت انگیز
محض دوستوں کے فائدہ کیلئے
رعایت
جو لوگ اپنے خطوط ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ ؍ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ڈاک خانہ میں ڈالیں گے اُنہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنہ پر ملے گی۔
کیونکہ اس سال رمضان شریف ماہ دسمبر میں آرہا ہے اور شروع سردیوں میں مقوی ادویہ کا استعمال بفضل ایزدی تمام سردیوں کے حملہ خطرناک عوارض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسلئے محض پبلک کے فائدہ کے واسطے اس سال یہ رعایت ماہ اکتوبر میں دی جارہی ہے۔ تاکہ دوست ماہ نومبر میں ان بہترین محافظ صحت مقویات کا استعمال کرکے سردیوں کے حملہ تکلیف دہ عوارض سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں لہٰذا جو صاحبان ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ ؍ اکتوبر ۳۵ء کو اپنے خطوط ڈاک خانہ میں ڈالیں گے۔ اُنہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے پر ملے گی۔
موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیابند غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ۔
حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپکو بھی یہی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے
حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت ہی مفید پایا، گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"
اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
اکسیر اکبر
اکسیر بواسیر
موتی دانت پوڈر
تریاق اعظم
رفیق زندگی
اکسیر معدہ
قبض کشا گولیاں
افیون چھڑاؤ گولیاں
اکسیر دمہ
ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصر کے وزیراعظم نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ حکومت ایران ان انتظامات سے جو اس کی حفاظت کے لئے کئے گئے ہیں۔ بہت مطمئن ہے۔ فضائی حملہ کی مدافعت کے لئے جابجا توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ اسکندریہ میں ستر برطانی جہاز پہونچ گئے ہیں۔

کلکتہ ۶ر اکتوبر۔ گذشتہ شب تھانہ بارک پور میں ایک کنسٹیبل نے ہیڈ کنسٹیبل کو گولی سے ہلاک کر دیا۔

جموں ۵ر اکتوبر۔ راجوری کے قریب ایک پہاڑی جس کے اندر کوئلہ اور تانبا دو معدنیات آپس میں ملی ہوئی تھیں پھٹ گئی جس کے نتیجہ میں کوئلہ اور تانبا علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔

اسکندریہ ۶ر اکتوبر۔ گذشتہ شب شہر کی فضا میں ہوائی جہازوں کے منڈلانے اور توپوں کی آوازوں سے سنسنی پھیل گئی۔ جب جہازوں کے پانچ گروپ شہر کے قریب میدان میں اترے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ہوائی جہازوں کی مصنوعی جنگ لڑی جا رہی تھی۔

نئی دہلی ۶ر اکتوبر۔ ڈاکٹر بابو رام گپتا سابق ملزم مقدمہ سازش دہلی کو چیف کمشنر دہلی کی طرف سے نوٹس ملا ہے جس میں اس کو ۱۲ر اکتوبر سے پہلے پہلے دہلی سے نکل جانے کی ہدایت کی گئی ہے۔

حیدر آباد سندھ۔ ۶ر اکتوبر سندھ کے ایک جیل سے دس قیدی دو سندوقیں اور بیس کارتوس لیکر فرار ہو گئے ان کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔

امرتسر ۶ر اکتوبر۔ امرتسر میں ہیضے کا پھر زور ہو رہا ہے۔ پرسوں تین کیس ہوئے جن میں سے دو مہلک ثابت ہوئے۔

استنبول ۶ر اکتوبر۔ اٹلی ساحل ترکی سے اڑھائی میل کے فاصلہ پر قلعہ بندی کر رہا ہے۔ ترکی اٹلی کی ان سرگرمیوں کا جواب اپنی طاقت کے مظاہرہ سے دیگا۔ یہ مظاہرہ بحیرہ مارمورا میں جنگی بیڑوں اور امدادی کشتیوں وغیرہ سے کیا جائے گا۔ اور یہ اس امر کا اعلان ہوگا۔ کہ ترکی کسی طاقت سے مرعوب ہونے کے لئے تیار نہیں۔

الہ آباد ۶ر اکتوبر۔ وارد ھا میں تمام ہندوستان کے جلاہوں کی جو کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس میں گاندھی جی ایک ریزولیوشن پیش کرینگے۔ جس میں کپڑا بننے والوں کی اجرت تین آنہ فی کس یومیہ کر دینے کا مطالبہ کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۵ر اکتوبر۔ لارڈ ولنگڈن مع پرسنل سٹاف آج شملہ سے دہلی پہونچے اعلےٰ برطانی افسروں نے آپ کا استقبال کیا

بمبئی ۵ر اکتوبر۔ ایک سکھ اخبار لکھتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب کی جانب سے حکام اضلاع کے نام ہدایات جاری ہونے والی ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کے خلاف بائیکاٹ کی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے عملی تدابیر اختیار کریں۔ کیونکہ اس تحریک سے فرقہ وارانہ فساد ہونے کا خطرہ ہے۔ نیز حکومت پنجاب لاہور۔ امرتسر اور دوسرے تجارتی مقامات میں پکٹنگ کو بھی معیوب خیال کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے بھی فرقہ وارانہ فضاء کے مکدر ہونے کا احتمال ہے۔

قاہرہ۔ ۵ر اکتوبر۔ مالٹا اور انگلستان سے قاہرہ میں مزید فوجیں پہونچ گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت مصر نے مصر کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے تین لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں۔

امرتسر ۶ر اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سکھ لیڈروں نے اس بات پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر مسلم زعمائے پنجاب اور دوسرے مقامات میں فضائے امن قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو وہ شہید گنج کی زمین واپس دینے کے سوال پر نظر ثانی کرینگے۔

سری نگر ۶ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کرنل کالون وزیر اعظم کشمیر کی میعاد عہدہ میں دو سال کی مزید توسیع منظور کی گئی ہے

صوفیہ ۶ر اکتوبر۔ بلگیریا کے بادشاہ اور ملکہ اور ان کی حکومت کو تہ و بالا کرنے کے الزام میں چالیس افسروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

اور شورش کو فرو کر دیا گیا ہے۔

بغداد (عراق) ۶ر اکتوبر۔ حکومت برطانیہ عراق ریلوے کو ۴ لاکھ پونڈ کے عوض حکومت عراق کے حوالے کر دے گی۔ جو برطانی ملازم ضروری خیال کئے جائینگے۔ وہ ملازمت پر بحال رہینگے۔

لنڈن ۵ر اکتوبر۔ سر ہربرٹ سیمویل لیڈر لبرل پارٹی نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ وزیر خارجہ سر سیموئل ہور نے لیگ اسمبلی کے روبرو جو تقریر کی تھی۔ قوم نے اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور پارلیمنٹ کی لبرل پارٹی سر سیموئل ہور کی پالیسی کی پشت پر ہے۔

بوڈاپسٹ (بذریعہ ڈاک) بوڈاپسٹ کے ایک آدمی نے ایک حیرت انگیز شعاع ایجاد کی ہے۔ جس کی مدد سے انسان سامنے کھڑا ہونے کے باوجود نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے لوگوں کو اس کے تجربات بھی دکھائے ہیں۔

الہ آباد۔ ۵ر اکتوبر۔ ایک مقامی مجسٹریٹ کی عدالت میں دو سرکردہ میونسپل کمشنروں نے سخت کلامی کے بعد ایک دوسرے پر مکہ بازی شروع کر دی۔ یہ دونوں الہ آباد میونسپلٹی کی انتخابی فہرستوں کی تیاری کے سلسلہ میں عدالت میں آئے تھے۔

کوئٹہ ۵ر اکتوبر۔ مشرقی بروس روڈ پر کھدائی ختم ہو چکی ہے۔ مغربی بروس روڈ پر ابھی کام جاری ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اب تک کل تیرہ لاکھ روپے کی جائیداد کی کھدائی ہو چکی ہے۔

لنڈن ۵ر اکتوبر۔ برطانیہ یا اور کوئی ملک اٹلی کو جنگ کے اخراجات کے لئے قرضہ دینے کو تیار نہیں۔ اس لئے اب اس کا انحصار فرانس پر ہے۔

پونا ۵ر اکتوبر۔ کل بمبئی کونسل میں سپیشل ایمرجنسی پاور بل پر بحث و تمحیص ہوئی۔ بہت سے ممبروں نے بل کی مخالفت کی۔ لیکن تحریک کی پہلی خواندگی ۳۹ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۳ ووٹوں سے پاس ہو گئی۔

الہ آباد ۵ر اکتوبر۔ ڈاکٹر سر شفاعت احمد خاں نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگرچہ نئے آئین میں کئی خامیاں ہیں۔ مگر ضرورت ہے۔ کہ اسے چلایا جائے۔ کیونکہ اصلاحات کو چلانے سے انکار سیاسی خودکشی کے مرادف ہوگا۔

لاہور ۵ر اکتوبر۔ مسجد شہید گنج کی واپسی کے لئے ایک لیگل ڈیفینس کمیٹی بنائی گئی ہے۔ کمیٹی نے شہید گنج کی واگذاری کے لئے دعوے دائر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس کی پیروی کے لئے ڈاکٹر محمد عالم صاحب کو مقرر کیا ہے۔

کراچی ۵ر اکتوبر۔ سندھ پراونشل ڈی لمیٹیشن کمیٹی نے فیڈرل کونسل آف سٹیٹ میں سندھ کے حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ سندھ کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت فیڈرل کونسل آف سٹیٹ میں تین مسلم نشستیں اور دو عام نشستیں دی گئی

اسمارہ۔ ۶ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اٹلی نے اڈوا فتح کر لیا ہے۔

سکھر ۵ر اکتوبر۔ برٹش انڈیا ٹیکنیکل کالج سکھر کے طلباء کی ہڑتال نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ طلباء نے پرنسپل کے خلاف دھوکا دہی کا استغاثہ دائر کر دیا ہے۔ عدالت کے حکم سے پرنسپل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مگر وہ ضمانت پر رہا ہو گیا ہے۔ ہڑتال بدستور جاری ہے

الہ آباد ۵ر اکتوبر۔ مسٹر رابن چٹرجی جنہوں نے شناوری میں دنیا کا ریکارڈ مات کیا ہوا ہے۔ بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کا ارادہ سمندر میں تیرنے کا ہے۔

لکھنؤ ۵ر اکتوبر۔ موضع دھوال سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایک بکرا ہے۔ جو دودھ دیتا ہے۔ بکرے کا مالک اس دودھ کو روزانہ استعمال کرتا ہے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی